

کتابِ دانی ایل - نمبر ایک سو پینتالیس

بائبل کی پیشگوئیوں اور حالیہ واقعات کی تعبیر: جدید سیاست اور مذہبی رمزیت پر ایک نقطہ نظر

Jeff Pippenger

2024-03-19

ووک ازم کا مذہب (سدوم) اور کمیونزم کی سیاست (مصر) اس وقت ابھرے جب سب سے دولت مند صدر نے 2015 میں صدارت کے لیے انتخاب لڑنے کے اپنے ارادے کا اعلان کیا، اور اپنی سیاسی گواہی دینے کے بعد وہ 2020 میں قتل کر دیا گیا۔ پاپائے روم ساڑھے تین نبوتی دن تک اپنی شیطانی گواہی دینے کے بعد 1798 میں نبوتی معنوں میں قتل کیا گیا۔ تاہم خدا کا نبوتی کلام واضح کرتا ہے کہ پاپائے روم اژدہا کے ساتھ اپنی جنگ میں غالب آتا ہے۔

اے ابنِ آدم، مصر کے بادشاہ فرعون کے خلاف اپنا رخ کر، اور اس کے خلاف اور تمام مصر کے خلاف نبوت کر۔ کلام کر اور کہہ، خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، اے مصر کے بادشاہ فرعون، میں تیرے خلاف ہوں، اے بڑے اژدہا، جو اپنے دریاؤں کے بیچ میں لیٹا رہتا ہے، جس نے کہا ہے، میرا دریا میرا اپنا ہے، اور میں نے اسے اپنے لیے بنایا ہے۔ حزقی ایل 2:29، 3

مصر عظیم اژدہا ہے، اور فرعون کا الحاد، فرانسیسی انقلاب کے الحاد اور اکیسویں صدی کی عالمگیریت کی نمائندگی کرتا تھا۔ اکیسویں صدی کے زمین کے درندے کی حدود کے اندر اس عالمگیریت کی نمائندگی ڈیموکریٹک پارٹی کرتی ہے۔ حزقی ایل بیان کرتا ہے کہ خدا مصر کے خلاف ہے، اور اسی باب میں آگے چل کر وہ بتاتا ہے کہ خدا مصر کو شمال کے بادشاہ کے حوالے کرے گا، جسے اس عبارت میں نیوکدنصر کے طور پر شناخت کیا گیا ہے، اور جو آخری دنوں کے شمال کے جعلی بادشاہ کی نمائندگی کرتا ہے۔ شمال کا جعلی بادشاہ پاپائیت ہے، اور خدا، حزقی ایل کے ذریعے، یہ ظاہر کرتا ہے کہ نیوکدنصر نے اس کی تادیب کی لڑھی کے طور پر جو خدمت انجام دی تھی، اس کے بدلے وہ مصر کو شمال کے بادشاہ کے سپرد کرے گا۔ خدا یہ بھی بتاتا ہے کہ اواخر کی بارش کے آنے کے زمانے میں وہ مصر کو پوپ کے حوالے کرے گا۔

اور یوں ہوا کہ ستائیسویں برس، پہلے مہینے، مہینے کے پہلے دن، خداوند کا کلام مجھ پر نازل ہوا، کہ: اے آدم زاد، نیوکدنصر بادشاہ بابل نے صور کے خلاف اپنی فوج سے سخت خدمت لی؛ ہر ایک سر گنجا ہو گیا اور ہر ایک کندھا چھل گیا، تو بھی نہ اسے اور نہ اس کی فوج کو اس خدمت کے عوض، جو انہوں نے اس کے خلاف کی، صور کی طرف سے کوئی اجرت ملی۔ پس خداوند خدا یوں فرماتا ہے: دیکھ، میں مصر کی زمین نیوکدنصر بادشاہ بابل کو دے دوں گا؛ وہ اس کی جمعیت لے لے گا، اس کا مال غنیمت لے لے گا، اس کی لوٹ لے لے گا، اور یہ اس کی فوج کی اجرت ہوگی۔ میں نے اسے اس محنت کے عوض، جو اس نے اس کے خلاف کی، مصر کی زمین دے دی ہے، کیونکہ انہوں نے میرے لئے کام کیا ہے، خداوند خدا فرماتا ہے۔ اسی دن میں اسرائیل کے گھرانے کا سینگ پھوٹ نکالوں گا، اور میں تیرے منہ کو ان کے درمیان کھول دوں گا؛ اور وہ جان لیں گے کہ میں خداوند ہوں۔ حزقی ایل 21-29:17

وہ "دن" جب خدا "گھر اسرائیل کے سینگ کو شگفتہ کرتا ہے"، 11 ستمبر 2001ء جب بارانِ اخیر کے چھینٹے پڑنا شروع ہوئے۔ اُس وقت خداوند نے نگہبانوں کو برپا کیا جو کہتے تھے: "تیسری وائے کے نرسنگے کی آواز پر کان لگاؤ"؛ کیونکہ اُس نے یہ نشان دہی کی تھی کہ خدا "ان کے بیچ میں تجھے زبان گشائی عطا کرے گا"۔ "بیچ" اُس عرصہ زمانہ کی نشان دہی کرتا ہے جو بارانِ اخیر کے چھینٹوں کے آغاز، جو 11 ستمبر 2001ء کو ہوا، اور اس کے اختتام، یعنی اتوار کے قانون، کے درمیان واقع ہے، جب روح القدس بلا

پیمانہ اُنڈیلا جائے گا۔ ان دونوں نشانِ راہ کے بیچ (وسط) میں، دو گواہ، یا دو سینگ، اپنی گواہی دیتے رہے، یہاں تک کہ دونوں 2020 میں گلی میں قتل کر دیے گئے۔

قتل کیے جانے سے پہلے انہوں نے اپنی گواہی پیش کی، اور قتل کیے جانے کے بعد وہ آٹھویں کے طور پر پھر زندہ کیے گئے، یعنی سات ہی میں سے۔ انہیں دہریت (مصر) اور بدکرداری (سدوم) کی اژدہائی قوت نے قتل کیا۔ خدا کے حضور جو خدمت انہوں نے انجام دی تھی، اس کے عوض اس نے انہیں مصر بطور اجر دینے کا وعدہ کیا۔ دانی ایل گیارہ کی آیت اکتالیس میں جب شمال کا بادشاہ ریاست ہائے متحدہ کی سرزمینِ جلال پر قبضہ کر لیتا ہے، تو پھر وہ مصر پر بھی قبضہ کر لیتا ہے، کیونکہ یہ مشیتِ الہی کے کام میں انجام دی گئی خدمات کی اس کی اجرت ہے۔

اے اشوری، تو میرے غضب کی چھڑی ہے، اور اُن کے ہاتھ میں جو عصا ہے وہ میری ناراضی ہے۔ میں اسے ایک ریاکار قوم کے خلاف بھیجوں گا، اور جن لوگوں پر میرا قہر ہے اُن کے خلاف اسے حکم دوں گا، تاکہ وہ مالِ غنیمت لے، اور شکار پکڑے، اور انہیں گلیوں کے کیچڑ کی مانند روند ڈالے۔ اشعیا 10:5، 6۔

آشوری شمال کا بادشاہ ہے، جو پاپائیت کی نمائندگی کرتا ہے؛ وہ آخری ایام میں شمال کا جعلی بادشاہ ہے۔ آشور اور بابل کو اسرائیل پر، یعنی شمالی اور جنوبی دونوں مملکتوں پر، ان کی مسلسل سرکشی کے باعث عدالت نازل کرنے کے لیے استعمال کیا گیا۔

'چنانچہ اسرائیل کو اپنے ہی ملک سے نکال کر آشور میں جلاوطن کر دیا گیا،' کیونکہ انہوں نے اپنے خداوند خدا کی آواز کی اطاعت نہ کی بلکہ اس کے عہد کو توڑا، اور اُن سب احکام کو نہ مانا جو خداوند کے خادم موسیٰ نے دیے تھے۔' 2 سلاطین 17:7، 11، 14-16، 20، 23؛ 18:12۔

"دس قبائل پر نازل ہونے والی ہولناک سزاؤں میں خداوند کا ایک حکیمانہ اور رحیمانہ مقصد تھا۔ جو کام وہ ان کے وسیلہ ان کے باپ دادا کی سرزمین میں اب مزید نہیں کر سکتا تھا، اسے وہ انہیں غیر قوموں میں منتشر کر کے پورا کرنا چاہتا تھا۔ جو لوگ بنی نوع انسان کے نجات دہندہ کے وسیلہ سے بخشش سے فائدہ اٹھانے کا انتخاب کریں، ان سب کی نجات کے لیے اس کا منصوبہ ابھی پورا ہونا باقی تھا؛ اور اسرائیل پر نازل ہونے والی مصیبتوں میں وہ اپنے جلال کو زمین کی قوموں پر ظاہر کرنے کی راہ ہموار کر رہا تھا۔ جو اسیر ہو کر لے گئے اُن میں سب غیر تائب نہ تھے۔ ان میں کچھ وہ تھے جو خدا کے وفادار رہے تھے، اور کچھ وہ تھے جنہوں نے اس کے حضور اپنے آپ کو فروتن کیا تھا۔ ان ہی کے ذریعے، 'زندہ خدا کے بیٹے' (1:10) 1:10) وہ اسوری سلطنت میں بے شمار لوگوں کو اپنی ذات کے اوصاف اور اپنی شریعت کی بھلائی سے روشناس کرائے گا۔" انبیا اور بادشاہ، 292۔

خداوند نے شمالی بادشاہوں کو اپنی عدالت کا وسیلہ بنایا، اور بائبل میں جس اصول پر اُس نے ان شمالی بادشاہوں کے بارے میں عمل کیا وہ یہ تھا کہ سرانجام دی گئی خدمات کے عوض انہیں مزدوری ادا کی جائے۔

اور اسی گھر میں ٹھہرو، جو کچھ وہ دیں وہی کھاؤ اور پیو؛ کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کا مستحق ہے۔ گھر سے گھر نہ جانا۔ لوقا 10:7۔

خداوند پاپائیت کو اس غرض سے استعمال کرتا ہے کہ جب ریاست ہائے متحدہ امریکہ نزدیک الوقوع اتوار کے قانون کے وقت اپنی آزمائشی مہلت کا پیمانہ بھر دیتے ہیں تو انہیں سزا دے، اور خدمات کے بدلے اس کی اجرت یہ ٹھہرتی ہے کہ وہ پاپائیت کو مصر سپرد کر دیتا ہے۔ خدا کے نبوی کلام میں یہ امر واضح ہے کہ مصر پاپائیت کو دیا جاتا ہے، اور دانی ایل باب گیارہ کی آیات بیالیس اور تینتالیس اس حقیقت کی تصدیق کرتی ہیں۔ خدمات کے بدلے پوپ کی اجرت یہ ہے کہ وہ ایسا سربراہ بن جاتا ہے جسے دس بادشاہ سرفراز کرتے ہیں، اور جو حیوان کی عالمگیر شبیہ پر حکمرانی کرتا ہے۔

ریاست ہائے متحدہ امریکہ میں درندہ کی شبیہ کے زمانے میں، ٹرمپ اژدہا کی قوتوں پر غالب آتا ہے، کیونکہ وہ آٹھواں سر ہے، یعنی ساتوں میں سے ہے۔ ڈیموکریٹک پارٹی کا انہدام، وہ اژدہا کی قوت جس نے 2020 میں ٹرمپ کو ہلاک کیا، اب وقوع پذیر ہے۔ خدا کا کلام کبھی ناکام نہیں ہوتا۔ ڈیموکریٹک پارٹی کی اونٹ کی کمر توڑنے والا تنکا اسلام کا جھوٹا نبی ہے۔ 7 اکتوبر 2023 کے حملے نے اس کی حمایتی بنیاد کے اندر ایک دراڑ ڈال دی، جسے صرف اسلام کے اس کردار سے منسوب کیا جا سکتا ہے کہ وہ قوموں کو غضبناک اور مضطرب کرتا ہے۔ اس کے ساتھ مزید حملے بھی ہوں گے، جو زیادہ تفرقہ پیدا کریں گے، جبکہ زمین کے درندے کے شہریوں کی ایک جماعت کو متحد بھی کریں گے، جو غیر قانونی ہجرت کے اس سیلاب کی حماقت کو پہچانتی ہے جسے اژدہا کی قوتوں نے چھوڑ دیا ہے۔ یہ ایک معاشی بحران بھی پیدا کرے گا، اگرچہ وہ بحران پہلے ہی موجود ہے۔

اور پھر بڑا فریب کار لوگوں کو اس پر آمادہ کرے گا کہ وہ سمجھیں کہ جو خدا کی خدمت کرتے ہیں، یہی ان آفتوں کا سبب ہیں۔ وہ طبقہ جس نے آسمان کی ناراضی بھڑکائی ہے، اپنی تمام مصیبتوں کا الزام ان پر رکھے گا جن کی خدا کے احکام کی اطاعت خطاکاروں کے لیے مسلسل ملامت ہے۔ یہ اعلان کیا جائے گا کہ لوگ اتوار کے سبت کی خلاف ورزی کر کے خدا کو ناراض کر رہے ہیں؛ کہ اسی گناہ نے وہ آفتیں لائی ہیں جو اس وقت تک نہیں تھمیں گی جب تک اتوار کی پابندی سختی سے نافذ نہ کی جائے؛ اور یہ کہ جو لوگ چوتھے حکم کے تقاضوں کو پیش کرتے ہیں، اس طرح اتوار کی حرمت کو زائل کرتے ہوئے، وہ قوم کے لیے مصیبت کھڑی کرنے والے ہیں، جو ان کی الہی عنایت اور دنیاوی خوشحالی کی بحالی میں رکاوٹ بنتے ہیں۔ یوں خدا کے خادم کے خلاف قدیم زمانے میں جو الزام لگایا گیا تھا وہ پھر دہرایا جائے گا، اور اتنی ہی مضبوط بنیادوں پر: 'اور ایسا ہوا کہ جب اخاب نے ایلیا کو دیکھا تو اخاب نے اس سے کہا، کیا تو ہی ہے جو اسرائیل کو مصیبت میں ڈالتا ہے؟ اور اس نے جواب دیا، میں نے اسرائیل کو مصیبت میں نہیں ڈالا، بلکہ تو اور تیرے باپ کا گھرانہ، اس لیے کہ تم نے خداوند کے احکام کو ترک کیا ہے اور تو بعلوں کے پیچھے چل پڑا ہے۔' 1 سلاطین 18:17، 18۔ جب لوگوں کا غضب جھوٹے الزامات سے بھڑکایا جائے گا، تو وہ خدا کے سفیروں کے ساتھ بہت حد تک وہی روش اختیار کریں گے جو مرتد اسرائیل نے ایلیا کے ساتھ اختیار کی تھی۔ عظیم کشمکش، 590۔

سبت رکھنے والوں کو اس بات کا سبب ٹھہرایا جائے گا کہ "الہی فضل اور دنیوی خوشحالی" کیوں سلب کر لی گئی ہیں۔ ہمارے بالکل سامنے آنے والے اس عرصے کو بیان کرتے ہوئے وہ الیاس اور اس کے اخاب کے ساتھ مواجہے کا حوالہ دیتی ہے۔ ایک دوسرے پر ان کی باہمی الزام تراشیاں کوہ کرمل کے سامنے ہوئیں۔ جلد آنے والے اتوار کے قانون سے پہلے بڑھتے ہوئے الہی عذابات کے ذریعے دنیوی خوشحالی اور الہی فضل سلب کر لیے جاتے ہیں۔ ابھی جس اقتباس کا حوالہ دیا گیا ہے وہ ان واقعات کے سلسلے کی طرف اشارہ کرتا ہے جو اتوار کے قانون کے آزمائشی دور میں وقوع پذیر ہوں گے، مگر آزمائش کے دو دور ہیں۔ حیوان کی شبیہ کا امتحان جو ریاست ہائے متحدہ امریکہ کی حدود کے اندر ہوتا ہے، اس کے بعد پوری دنیا میں دہرایا جاتا ہے۔ اس اقتباس میں بیان کیے گئے تمام واقعات کی نیوتی تکمیل اس تاریخ میں ہوتی ہے جو جلد آنے والے اتوار کے قانون تک لے جاتی ہے، اور پھر اس کے بعد آنے والے عالمگیر اتوار کے قانون کے بحران کی تاریخ میں بھی۔

'شہادتیں' جلد نہم کا پہلا پیراگراف، جو صفحہ گیارہ سے شروع ہوتا ہے اور اس طرح "نائن-الیون" کی نشان دہی کرتا ہے، یوں کہتا ہے: "ہم زمانہ انجام میں زندگی بسر کر رہے ہیں۔ زمانے کی تیزی سے پوری ہونے والی نشانیاں اعلان کرتی ہیں کہ آمد مسیح نزدیک آ پہنچی ہے۔ جن دنوں میں ہم رہتے ہیں وہ سنجیدہ اور اہم ہیں۔ روح خدا بتدریج مگر یقیناً زمین سے ہٹ رہی ہے۔ وبائیں اور الہی سزائیں پہلے ہی ان پر نازل ہو رہی ہیں جو خدا کے فضل کی تحقیر کرتے ہیں۔ خشکی و تری کی آفتیں، معاشرے کی غیر مستحکم حالت، اور خطرات جنگ شگون انگیز ہیں۔ یہ نہایت عظیم الشان واقعات کے قریب آنے کی پیشین گوئی کرتے ہیں۔" جب بیان آگے بڑھتا ہے تو ہم صفحہ چودہ پر یہ پاتے ہیں: "ماہرین تعلیم اور

مدبرین مملکت میں بھی ایسے بہت کم ہیں جو موجودہ حالتِ معاشرہ کے پس پردہ اسباب کو سمجھتے ہوں۔ جو حکومت کی باگیں سنبھالے ہوئے ہیں وہ اخلاقی فساد، غربت، افلاس اور بڑھتے ہوئے جرائم کے مسائل کو حل کرنے کے قابل نہیں۔ وہ کاروباری امور کو زیادہ مستحکم بنیاد پر قائم کرنے کے لیے سود جدوجہد کر رہے ہیں۔ اگر لوگ کلامِ خدا کی تعلیمات پر زیادہ توجہ دیتے تو وہ ان مسائل کا حل پا لیتے جو انہیں الجھا رہے ہیں۔"

مقدس صحائفِ مسیح کی دوسری آمد سے ٹھیک پہلے دنیا کی حالت بیان کرتے ہیں۔ اُن لوگوں کے بارے میں جو لوٹ مار اور زبردستی سے بڑی دولت اکٹھی کر رہے ہیں، یہ لکھا ہے: "تم نے آخری ایام کے لیے خزانہ جمع کر رکھا ہے۔ دیکھو، اُن مزدوروں کی اجرت جنہوں نے تمہارے کھیت کاٹے، جو تم نے فریب سے روک رکھی ہے، پکارتی ہے؛ اور کاٹے والوں کی فریادیں خداوند لشکروں کے کانوں تک پہنچ چکی ہیں۔ تم نے زمین پر عیش و عشرت میں زندگی بسر کی اور عیاشی کی؛ تم نے اپنے دلوں کو گویا ذبح کے دن کے لیے موٹا کیا ہے۔ تم نے راستباز کو مجرم ٹھہرایا اور قتل کیا؛ اور وہ تمہاری مزاحمت نہیں کرتا۔" یعقوب 3:5-6۔

آخری دنوں میں لوگ "کاروباری سرگرمیوں کو زیادہ محفوظ بنیادوں پر استوار کرنے کی بے سود کوشش کر رہے ہیں۔" ڈیموکریٹس، ان کی پروپیگنڈا مشینری، اور عالمیت پسند بینکارے سود جدوجہد کر رہے ہیں، اور وہ اس حقیقی مالی استحکام کے بارے میں جھوٹ بول رہے ہیں جس کے بارے میں وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ بائیڈن انتظامیہ نے اسے حاصل کر لیا ہے۔ "مسیح کی دوسری آمد سے عین پہلے کی دنیا" کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ "جو لوگ ڈکیتی اور بہتہ خوری کے ذریعے "بڑی دولت جمع کر لیتے ہیں۔" وہ تین آیات جو یعقوب کے خط کی اُن آیات سے پہلے آتی ہیں جن کا حوالہ سسٹر واٹن نے دیا تھا، یہ ہیں:

اب سنو، اے دولت مندوں، اپنے اُن مصیبتوں کے سبب سے جو تم پر آنے والی ہیں، روؤ اور چلاؤ۔ تمہارا مال و دولت سڑ گیا ہے اور تمہارے کپڑے کرم خوردہ ہو گئے ہیں۔ تمہارا سونا اور چاندی زنگ آلود ہو گئے ہیں؛ اور ان کا زنگ تمہارے خلاف گواہی دے گا اور آگ کی مانند تمہارے گوشت کو کھا جائے گا۔ تم نے آخری دنوں کے لیے خزانہ جمع کر رکھا ہے۔ یعقوب 1:5-3۔

آخری ایام کی ایک نبوی خصوصیت یہ ہے کہ ایسے لوگ ہوں جو اپنی حیرت انگیز دولت کے سبب پہچانے جائیں، ایسی دولت جو دھوکہ دہی سے حاصل کی گئی ہو۔ وہ لوگ ہر روز خبروں میں ہوتے ہیں۔ وہ زمانہ آچکا ہے۔ اسی زمانے میں اُن عالمی بینکاروں اور ارب پتیوں کی دولت کو سونے اور چاندی سے تعبیر کیا گیا ہے، جو زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔ چاندی اور سونا زنگ نہیں کھاتے؛ لہذا کتابِ مقدس آخری ایام میں دولت مندوں کی دولت کے متعلق ایک بالکل غیر متوقع امر کی نشان دہی کرتی ہے، کہ اُن کا سونا اور چاندی زنگ آلود ہو جائے گا۔ اُس معاشی انہدام کا پیش خیمہ تیسری ویل کے وارد ہونے کے ساتھ، 11 ستمبر 2001 کو، ظاہر ہوا۔ تیسری ویل کا اسلام کتابِ مقدس کی نبوت میں بادِ مشرق ہے، اور آخری ایام میں یہی بادِ مشرق معیشت کو ڈبو دیتی ہے، جیسا کہ ترسیس کے جہازوں سے تعبیر کیا گیا ہے۔

کیونکہ دیکھو، بادشاہ جمع ہوئے؛ وہ ایک ساتھ آگے بڑھے۔ انہوں نے اسے دیکھا تو حیران ہو گئے؛ گھبرا گئے اور جلدی سے بھاگ نکلے۔ وہاں ان پر خوف طاری ہوا، اور درد، جیسے زچگی میں عورت کو۔ تو مشرق کی ہوا سے ترشیش کے جہاز توڑ ڈالتا ہے۔ زبور 4:4-7۔

عالمیت پسند بادشاہوں، ارب پتیوں اور بینکاروں پر خوف اور درد طاری ہو جاتا ہے جب مشرق کی وہ ہوا، جو تیسری ہائے کے اسلام سے پیدا ہوتی ہے اور قوموں کے بڑھتے ہوئے غضب کی نمائندہ ہے (جیسے دردِ زہ میں مبتلا عورت)، ترسیس کے جہازوں کو ڈبو دیتی ہے۔ اسلام عنقریب مقامی اور عالمی معیشت کو درہم برہم کرنے والا ہے اور ایسی معاشی و سیاسی فضا پیدا کرے گا جو ڈیموکریٹس اور عالمیت

پسندوں کے بجائے ٹرمپ کی قوتوں کے عین موافق ہوگی، کیونکہ اژدہا کی قوت آٹھویں سر کو—جو سات میں سے ہے—کی گئی خدمات کے صلے میں دی جاتی ہے۔ خدانے ٹرمپ کو تمام مملکت یونان کو برانگیختہ کرنے کے لیے استعمال کیا، کیونکہ اب خدا ایسے حالات پیدا کر رہا ہے جن میں سارا جہان دو طبقات میں تقسیم کیا جانا ہے۔

وہ معاشی نظام جیسے اب عالمیت پسند چلا رہے ہیں، سب سے پہلے ڈیموکریٹ صدر ووڈرو ولسن کے دور حکومت میں متعارف کرایا گیا۔ ولسن وہ ڈیموکریٹ تھے جو اس وعدے پر منتخب ہوئے تھے کہ وہ ریاستہائے متحدہ کو عنقریب ہونے والی پہلی عالمی جنگ سے باہر رکھیں گے، مگر انجام کار وہی صدر ثابت ہوئے جن کے دور میں پہلی عالمی جنگ پیش آئی۔ ولسن کو سب سے زیادہ قوموں کی لیگ کو آگے بڑھانے کے باعث جانا جاتا ہے، جو اقوام متحدہ کی پیش رو تھی۔ ان کی صدارت میں، جب 1913 میں ولسن نے قوم کی معاشی سمت کو وفاقی ریزرو نظام کی سرپرستی میں دے دیا، تو امریکہ کے مالیاتی ڈھانچے کو عالمیت پسندوں کے ہاتھوں میں سونپ دیا گیا۔

پہلی عالمی جنگ کے دور کے صدر کی پیش گوئیاں خصوصیات میں اس کا یہ وعدہ شامل تھا کہ وہ جنگ میں نہیں جائے گا، جو دراصل جھوٹ تھا۔ وہ ایک عالمی حکومت یعنی لیگ آف نیشنز کو فروغ دینے والی نمایاں تاریخی شخصیت تھے، اور اس کی نگرانی میں ریاستہائے متحدہ کے مالیاتی معاملات عالمی بینکاروں کے سپرد کر دیے گئے۔ وہ 1913 سے 1921 تک صدر رہا۔ 1919 میں، ایڈونٹزم کی تیسری نسل—جس کی علامت دنیا کے ساتھ سمجھوتہ ہے—ولسن کے دنیا کے ساتھ سمجھوتے کے متوازی چلی، کیونکہ دونوں سینگ ایک دوسرے کے متوازی چلتے ہیں۔ لاوڈیقی ایڈونٹزم کی تیسری نسل میں انہوں نے اپنے طبی اور تعلیمی نظاموں کا کنٹرول اپنی روحانی خودمختاری سے باہر کے لوگوں کے ہاتھوں میں دے دیا۔ اسی وقت، ولسن نے ریاستہائے متحدہ کی مالی خودمختاری عالمیت پسند بینکاروں کے حوالے کر دی، اور اس نے انتھک کوشش کی، مگر ناکام رہا، کہ ریاستہائے متحدہ کی سیاسی خودمختاری بھی عالمیت پسندوں کے حوالے کر دے۔

ولسن پہلی عالمی جنگ کے دوران صدر ہونے کے ناطے ایسی پیشگوئی پر مبنی خصوصیات کی نمائندگی کرتا ہے جو تیسری عالمی جنگ کی نشاندہی کرتی ہیں۔ وہ ایسی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے جس میں وفاقی ریزرو عالمی معیشت کو اس سمت میں کنٹرول کرنے میں شامل ہے جو گلوبلسٹ ایجنڈے کے لیے زیادہ موزوں ہے، نہ کہ امریکہ کی خودمختاری کے لیے۔ وہ ایسے صدر کی نمائندگی کرتا ہے جو اس وقت موجود ہے جب نیا عالمی نظام بالآخر بائبل کی پیشگوئی کی ساتویں بادشاہی بننے کے اپنے ہدف کو پا لیتا ہے، اگرچہ اس کی حکمرانی قلیل المدت ہے۔ یہ حقیقت دو گواہوں سے ثابت ہوتی ہے، کیونکہ پہلی عالمی جنگ کے بعد لیگ آف نیشنز میں شامل ہونے کی ولسن کی ناکام کوشش نے اس بات کی مثال قائم کی کہ دوسری عالمی جنگ کے فوراً بعد ریاست ہائے متحدہ امریکہ اقوام متحدہ میں شامل ہو گیا۔ انہی دو گواہوں کی بنیاد پر، جلد آنے والا اتوار کا قانون، جو اپنے پیچھے قومی تباہی لاتا ہے، اقوام متحدہ کو ایک عالمی حکومت کے طور پر نافذ کرنے کی طرف لے جائے گا، جس کے لیے گلوبلسٹ ووڈرو ولسن کی صدارت کے زمانے سے کوشاں ہیں۔

یہ نبوی خصوصیات آٹھویں اور آخری صدر کی صدارت میں موجود ہونی چاہئیں، جو سات میں سے ہے۔ ولسن کے بعد ریپبلکن وارن ہارڈنگ آئے، جنہوں نے "پرشور بیس کی دہائی" کہلانے والے دور کا آغاز کیا، جو 1929 کے کریش تک لے گیا، جس نے عظیم کساد بازاری کو جنم دیا، جس نے دوسری جنگ عظیم کو جنم دیا۔ ٹرمپ کی پہلی صدارت "پرشور بیس کی دہائی" رہی، اور بائیڈن زمین کے حیوان کی تاریخ کی سب سے بڑی کساد بازاری کا آغاز کرنے ہی والے ہیں۔ اس کساد بازاری کی مثال 1929 کے کریش سے دی جاتی ہے، مگر ایلن وائٹ کے زمانے میں "1837 کے مالی بحران" سے بھی۔

ریاست ہائے متحدہ میں 1830 کی دہائی کی کساد بازاری کو عام طور پر "1837 کا مالی بحران" کہا جاتا ہے۔ یہ ایک شدید معاشی گراوٹ تھی جو 1837 سے 1840 کی دہائی کے وسط تک جاری رہی، اور 1830 کی دہائی کے بڑے حصے پر محیط تھی۔ 1837 کے مالی بحران کی نمایاں خصوصیات میں مالیاتی بحران، بینکوں کی ناکامیاں، وسیع پیمانے پر روزگاری، اور معاشی مشکلات کا طویل عرصہ شامل تھا۔

1837 کی مالی گھبراہٹ کا محرک ایک "قیاس آرائی کا بلبلا" تھا، جیسے کہ 1929 کا کریش بھی اسی سے شروع ہوا تھا۔ 1837 میں جب یہ بلبلا پھٹا، تو اس سے وسیع پیمانے پر دیوالیہ پن اور مالی نقصانات ہوئے۔ قیاس آرائی کے اس بلبلا کے بعد بینکوں کی ناکامیوں کا سلسلہ شروع ہوا، جس کے نتیجے میں بینکاری نظام پر اعتماد میں کمی آئی اور وسیع پیمانے پر مالی گھبراہٹ پھیل گئی۔ عالمی معاشی سست روی—جسے بین الاقوامی تجارت میں کمی اور امریکی برآمدات کی مانگ میں کمی نے مزید سنگین بنا دیا—نے ریاست ہائے متحدہ میں معاشی مشکلات میں اضافہ کیا۔

1929 کا کریش، جس نے عظیم کساد بازاری کی ابتدا کی، اس سے پہلے اسٹاک مارکیٹ میں قیاس آرائی کا ایک بلبلا موجود تھا۔ 1920 کی دہائی کے دوران، امریکہ میں معاشی خوشحالی کا ایک دور تھا، جسے گرجتی بیس کی دہائی کہا جاتا تھا، جس کی خصوصیات تیز صنعتی ترقی، تکنیکی جدت، اور وسیع پیمانے پر امید پسندی تھیں۔ اس عرصے میں اسٹاک مارکیٹ میں قیاس آرائی عروج پر پہنچ گئی، جسے آسان قرضوں، مارجن ٹریڈنگ (ادھار لے کر حصص خریدنا)، اور حصص کی ایسی خریداری نے تقویت دی جو بنیادی قدر کے بجائے مستقبل میں قیمتوں کے بڑھنے کی توقعات پر مبنی تھی۔ حصص کی قیمتیں ناقابل دوام سطحوں تک پہنچ گئیں، جو ان کمپنیوں کی بنیادی قدر سے بہت بڑھ کر تھیں جن کی وہ نمائندگی کرتی تھیں۔

مارچ 2000 سے اکتوبر 2002 کے دوران "ڈاٹ کام بلبلا" پھٹ گیا۔ 11 ستمبر 2001 اسی معاشی مندی کے دوران پیش آیا۔ پھر 2008 میں ہاؤسنگ بلبلا پھٹ گیا، جسے عالمی مالیاتی بحران یا عظیم کساد بازاری کہا گیا۔

اتوار کے قانون کی طرف بڑھتے ہوئے، ریاست ہائے متحدہ امریکہ کے شہریوں کی دنیوی خوشحالی چھین لی جاتی ہے۔ دنیوی خوشحالی کا ختم ہونا ایک لاکھ چوالیس ہزار کی مہر بندی کے زمانے میں ہوتا ہے۔ مہر بندی کے زمانے کا پہلا سنگ میل ایک معاشی کریش کے ساتھ وابستہ تھا۔ 11 ستمبر 2001 تیسرے فرشتے کی تقویت تھی، اور جب یہی فرشتہ 1844 میں آیا، تو وہ تاریخ بھی ایک معاشی کریش کے ساتھ وابستہ تھی۔ 1844 عنقریب آنے والے اتوار کے قانون کی مثال ہے، اور 11 ستمبر 2001 مہر بندی کے دور کا آغاز ہے۔ یسوع ہمیشہ کسی بات کے انجام کو اس کے آغاز کے ذریعے واضح کرتے ہیں۔ 1929 کا کریش دوسری عالمی جنگ سے پہلے ہوا اور اسی نے اس کی راہ ہموار کی۔

ہم اس مطالعے کو اگلے مضمون میں جاری رکھیں گے۔

ہم بحیثیت قوم سستی پر مبنی غفلت اور مجرمانہ اعتقادی میں مبتلا رہے ہیں جس نے ہمیں اس کام کی انجام دہی سے پیچھے رکھا ہے جو خدا نے ہمارے سپرد کیا ہے کہ ہم اپنی روشنی دوسری قوموں کے لوگوں تک پہنچائیں۔ اس عظیم کام میں نکل کھڑے ہونے اور خطرات مول لینے سے خوف دامن گیر ہے، اس اندیشے سے کہ وسائل کا خرچ کوئی منافع نہیں لائے گا۔ اگر وسائل استعمال کیے جائیں اور پھر بھی ہم یہ نہ دیکھ سکیں کہ روحیں اس کے سبب نجات پا لی ہیں تو کیا؟ اگر ہمارے وسائل کا کچھ حصہ بالکل ضائع ہو جائے تو کیا؟ بہتر ہے کہ کام کیا جائے اور لگاتار کیا جائے بجائے اس کے کہ کچھ بھی نہ کیا جائے۔ تم نہیں جانتے کہ کون سا کامیاب ہوگا، یہ یا وہ۔ لوگ پیٹنٹ حقوق میں سرمایہ لگاتے ہیں اور بھاری نقصان اٹھاتے ہیں، اور اسے ایک معمول کی بات سمجھ لیا جاتا ہے۔ لیکن خدا کے کام اور اس کے مقصد کے معاملے میں لوگ قدم اٹھانے سے ڈرتے ہیں۔ روحوں کی نجات

کے کام میں لگایا گیا وہ روپیہ جو فوری منافع نہ دے، انہیں محض خسارہ دکھائی دیتا ہے۔ وہی وسائل جو اس وقت خدا کے مقصد کے لیے نہایت کم لگائے جاتے ہیں اور خود غرضی سے روکے رکھے جاتے ہیں، عن قریب تمام بتوں کے ساتھ چھچھوندی اور چمگادڑوں کے حوالے کر دیے جائیں گے۔ جب ابدی مناظر کی حقیقت انسان کے حواس پر آشکار ہو جائے گی تو مال و دولت کی قدر بہت جلد یکایک گر جائے گی۔ 1، The True Missionary، جنوری، 1874۔